

زینب کبری لوح محفوظ کی زینت

<?xml encoding="UTF-8">

الحمد لله الذی زین الانسان بالعلم وعلمه جوامع الکلم والصلاة والسلام علی اشرف خلق الله ین الکائنات وفخر الممکنات محمد وآله الاطهار نور الاخیار وزینة الابرار۔
”ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون“ (ذاریات 49)

اور ہم ہی نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو فقہاء کی اصطلاح میں بینہ ایسی دو عادلوں کی گواہیاں ہیں جو واقعہ کے رونما ہوتے اور گواہی کے وقت عادل ہوں اور اسے دلیل شرعی اور تشریعی کہتے ہیں کائنات میں بھی تکوینی اور کونیاتی دلیلیں موجود ہیں پروردگار عالم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے تاکہ اس کی وحدانیت کی گواہی دیں ہر چیز میں اس کی ایک نشانی اور دلیل پائی جاتی ہے جو اس کے واحد، احد، بے نیاز، لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد ہونے پر دلالت کرتی ہے۔
عاشوراکے غم انگیز واقعہ کے دو مرکزی گواہ سید الشهداء حضرت امام حسین علیہ السلام اور عقیلہ بنی ہاشم حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا ہیں۔

پس اسلامی عاشوراکے جائے ولادت کربلائے معلیٰ ہے جسے وجود بخشنے والے یعنی باپ حضرت امام حسین علیہ السلام اور پروان چڑانے والی یعنی ماں حضرت زینب سلام اللہ علیہا جیسی مجاہدہ ہیں۔ اگر وہ موجود نہ ہوتیں تو عاشورائیتیم ہوتا۔ اور اپنی زندگی کے آغاز ہی میں مرچکا ہوتا لیکن حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اپنے جہاد اور انقلابی اقدامات کے ذریعہ اس عاشورہ کی تربیت کی جسکی رگوں میں شہادت اور مظلومیت کا خون موجیں مار رہا تھا حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اپنی آغوش میں عاشورائے حسینی کی تربیت کی اور اپنے زیر سایہ کامیاب ترین جہاد کے ذریعے اسے پروان چڑھایا تاکہ عاشورہ ہر دور اور ہر شہر میں تمام آزادانہ انقلابات کا مرکزی اور بنیادی نقطہ قرار پائے۔ پس یہ عاشوراء امام زمانہ کے ظہور پر نور تک ہونے والے تمام اسلامی انقلابات کی روح رواں ہے۔

پروردگار عالم نیز انبیاءؑ اور اوصیاءؑ کے علاوہ کائنات میں کوئی بھی مادر عاشورا (حضرت زینب سلام اللہ علیہا) کے مرتبہ اور دنیا و آخرت میں ان کے شرف و منزلت کا ادراک نہیں کر سکتا کیونکہ کسی شیء کی معرفت حاصل کرنے کا لازمہ یہ ہے کہ اسے اچھی طرح جانا اور سمجھا جائے اور یہ ممکن نہیں کہ لوگ عاشورا، اس کی حقیقت اور اس کے فلسفے نیز اسے وجود بخشنے والے ماں باپ کا کماحقہ ادراک کر سکیں۔

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی زندگی اور آپ کی سیرت، اصالت آسمانی، شجرہ نبوت، سایہ ہاشمی، اور مفاہیم قرآن کی آئینہ بردار ہے جس اصل زمین میں اور شاخ آسمان میں ہے پس یہ اپنے پدر بزرگوار امیر المومنین ا س د اللہ الغالب حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی زینت ہیں جنہوں نے اپنی عظمت اور کمالات پر کبھی فخر نہیں کیا اور کسی انسان میں یہ طاقت بھی نہیں ہے کہ اس کے اندر موجود فضائل و مراتب کی معرفت حاصل کر لے لیکن آپ نے اپنی پارہ جگر حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے اوپر فخر کیا ہے اور انہیں باپ کی زینت قرار دیا ہے۔
اگر ہمیں لوگوں کی عقلوں کے گمراہ ہونے کا خوف نہ ہوتا تو حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی مدح و ثناء اور تعریف و توصیف میں ایسی بیش بہا باتیں بیان کرتا جو صاحبان عقل کو مبہوت اور انگشت بندانہ کر دیتیں۔

پروردہ آغوش نبوت وامامت حضرت زینب سلام اللہ علیہا کل بھی بنی امیہ کے ظالم بادشاہوں کے ہاتھوں اسیر تھیں اور آج بھی کمزور اور ناقص عقلوں کی اسیر ہیں یہاں تک آج بھی انہیں ایک عام عورت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگر ہم ان کی معرفت میں زبان کھولیں تو لوگ اپنے نفس کو الزام تراشی اور افتراء پردازی کی زنجیروں میں اسیر محسوس کریں گے اور ہمیں غلو کرنے والے بتائیں گے حضرت زینب سلام اللہ علیہا ہمیشہ نادرست افکار اور سرکش عقلوں کی اسیر رہی ہیں ہم ان کی تعریف و توصیف میں بڑھا چڑھا کر انہیں رب نہیں کہتے ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ پروردگار عالم نے انہیں ایسا عظیم خلق کیا ہے۔

لیکن افراط و تفریط لوگوں کا طریقہ کار رہا ہے آپ کے والد ماجد حضرت علی علیہ السلام کے سلسلے میں اتنا غلو کیا کہ انہیں الوہیت کی منزل میں لے آئے اور اتنا پست بھی کیا کہ انہیں ایک کافر یا ایک عام مسلم کے مانند قرار دے دیا تاریخ نے ہمیشہ حضرت علی علیہ السلام پر ظلم کیا اور اسی طرح ان کے فرزند حضرت امام حسینؑ ان کی اولاد اور ذریت پر ظلم روا رکھا، ہمیشہ ان کی غمگین آواز انسانی ضمیر کو جھنجوڑتی رہے گی۔ "اس زمانے کے اوپر حیف کہ اس نے مجھ پر ایسے شخص کا قیاس کیا جو میرے قدم کے برابر بھی نہیں" زمانے نے مجھے اتنا گرا دیا کہ علیؑ اور معاویہ کا نام ایک ساتھ لیا جانے لگا "

رنج و غم میں ڈوبی ہوئی یہ فریاد ہر زمانے میں گونجتی رہے گی ابن ابی الحدید معتزلی نے امام علیؑ کے بارے میں کہا ہے "آپ جامع اور مطلق کلام کہتے ہیں تاکہ روئے زمین پر رہنے والے تمام انسانوں کو شامل ہو جائے۔ علیؑ مرتضیٰ ہمیشہ ناشناختہ رہے ہیں اور ان کا گراں قیمت کلام "سلونی قبل ان تفقدونی" ہمیشہ غیب سے سنائی دے گا جو صرف مسلمانوں ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ وہ تمام عالم بشریت کے لئے ہے جس طرح ان کے بھائی نبی اعظم "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین" کی روشنی میں ساری کائنات کے لئے رحمت ہے۔ (انبیاء 107)

حضرت علیؑ آیت مباہلہ کی روشنی میں نفس رسولؐ خدا ہیں لیکن لوگوں نے ان پر ظلم کیا جس پر آپ فرماتے ہیں - "اللهم انی استعیزک علی قریش ومن اعانہم فانہم صغر واعظیم منزلی واجمعو واعلیٰ منازعتی امراہولی" (منہاج البراعۃ آقائی خوئی خطبہ 171) پروردگارا! میں تجھ سے قریش اور ان کے ہم نواؤں سے پناہ مانگتا ہوں جنہوں نے میری عظیم منزلت کو گھٹا دیا ہے اور جو امر خلافت میرا حق تھا اس سلسلے میں مجھ سے بر سر پیکار ہو گئے۔

اسی طرح لوگوں نے عظیم ہستیوں کے مرتبے اور مقام سے جہالت کی بناء پر علیؑ اولاد علیؑ اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا پر ظلم کیا درحقیقت علیؑ اور ان کی اولاد کی معرفت بلکہ حضرت محمدؐ اور ان کے قرآن، حضرت علیؑ اور ان کی روش، حضرت فاطمہؑ اور ان کی مظلومیت، حضرت حسنؑ اور ان کی سیاست حضرت حسینؑ اور ان کے انقلاب حضرت زینب سلام اللہ علیہا اور ان کے عاشورہ، حضرت سجادؑ اور ان کے صحیفے یہاں تک کہ امام زمانہؑ اور ان کے فلسفہ انتظار نیز عالمی حکومت کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اسلامی معاشرے کے ضمیر کو ایک نئی زندگی کی ضرورت ہے۔

اور یہ تمام معرفتیں خدا کی ذات پر ایمان اس کے جمال اور اس کی عظمت سے محبت اور اس کی خالص عبادت و اطاعت ہی کے ذریعہ میسر ہیں اور آج جو کچھ بھی ہمیں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی معرفت حاصل ہے وہ ان کی عظمت اور تقدس کا صرف ایک ہلکا سا پرتو ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سائے کے ذریعے کسی شے کی حقیقت اور اس کی مکمل معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

دشمنان اسلام نے یہ جان لیا ہے کہ مسلمانوں کے اعتقادات اور اقدار کو نابود کرنے کے لئے اسلامی ممالک پر فوجی

حملہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ مشرق و مغرب سے ثقافتی حملے بھی کئے جائیں دین کو دین کے ذریعہ تباہ کیا جائے اور مذہب کی مذہب کے ذریعہ بیح کنی کی جائے تاکہ اسلامی امت اپنی حقیقت اپنی شرافت اور اپنے صحیح اقدار و عقائد سے ہاتھ دھو بیٹھے اور یہ لوگ مشرق و مغرب کے آگے ذلت و خواری کے ساتھ اپنے سر جھکا دیں۔ عالم استکبار کا یہی طریقہ کار رہا ہے ضروریات مذہب اور دینی عقائد کے خلاف ان کی آوازیں آج بھی سنائی دے رہی ہیں اور تعجب یہ ہے کہ آوازیں دیندار اور اہل علم افراد سے بھی سنی جاتی ہیں۔

لیکن حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی قدرت اور طاقت، اخلاق اور ایثار و قربانی کی حکومت قائم کرنا تھی آپ کا اقدام عشق الہی اور خدا کی ذات میں فنا ہوجانے کے جذبے کو پروان چڑھانا تھا نیز آپ کی ثقافت، انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انسانی فطرت کی سلامتی کی ضامن تھی۔

اور عشق الہی جو عاشورا کے انقلاب میں سب سے زیادہ روشن نظر آتا ہے وہ شجرہ طیہ ہے جس کی اصل زمین میں اور شاخ آسمان میں ہے یہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر سال بارور ہوتا ہے جس کا ثمر عصمت ہیں جس کے پتے اخلاص ہیں جس کی جڑیں طہارت ہیں جس کا سایہ جمال اور جس کی قدر و قیمت جلال ہے عشق الہی دل کے مرکز ی نقطہ سے پیدا ہوتا ہے اور قلب خدا کا حرم اور رحمن کا عرش ہے انسانی فطرت قلب کو اس کے مالک حقیقی یعنی خداوند عالم کی معرفت حاصل کرنے کی دعوت دیتی ہے لیکن شیطان اس اللہ کے گھر پر جو مومن کا دل خدا کا حرم اور رحمن کا عرش ہے قبضہ کر لیتا ہے۔

اور اسے اپنا آشیانہ بنا کر اس میں انڈے اور بچے پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ دل شیطان اور اس کی اولاد اور اس کے ہمنواؤں نیز اس کی جماعت کا آشیانہ بن جاتا ہے پس قلب مرجاتا ہے اور خدا کی نافرمانی کرنے لگتا ہے لہذا وہ رحمت خداوندی اور علم الہی کا ظرف نہیں رہ جاتا یہاں تک کہ دل کی موت ہو جاتی ہے اور انسان کی انسانیت فنا ہو جاتی ہے، اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی کربلا عاشقوں کی قتل گاہ ہے جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام نے کربلا سے گزرتے وقت فرمایا تھا "ہا ہنا مصارع العشاق" یہی عاشقوں کی قتل گاہ ہے۔